

# آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین (رجسٹرڈ)

## والس آف لیڈی ہیلتھ ورکرز Voice of Lady Health Workers

مسی - اگست 2021 شمارہ

اداریہ



دنیا بھر میں لیبرٹی کے لئے مزدوروں کا غالی دن ہر سال کم میں کومنیا جاتا ہے۔ یہ دن 1886ء میں ٹکا گو کے مقام پر مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہونے والا احتجاج اور قربانیوں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یوم میگی کا آغاز 1886ء میں محنت کشوں کی طرف سے آٹھ گھنٹے کے اوقات کارکے مطالیے سے ہوا۔ صنعتی اتحاد کے نتیجے میں ایسا سرمایہ دار نہ تھا جو اپنے مزدوروں کو ظلم و تم کا شانہ بنانا شروع کیا۔ ٹکا گو میں کام کرنے کے اوقات متعین نہیں تھے۔ مزدوروں سے 18 گھنٹے مسلسل کام لیا جاتا اور انہیں کوئی چھٹی نہیں دی جاتی تھی۔ اس ظلم، جبڑا، غلامانہ طبیقہ کا سارے سرمایہ داروں اور محنت کشوں میں طبقائی لکھن شے جنم لیا۔ اس صورتحال سے دنیا بھر کی طرح امریکا میں بھی مزدروختی کا آغاز ہوا۔ یوم میگی کا آغاز 1886ء کو امریکا میں مزدوروں نے پہلی اسن چرتال کی اعلان کیا۔ 3 مئی 1886ء کو گاری پہلی اسن چرتال میں پولیس کی جانب سے فائزگن کی گئی جسکے نتیجے میں درجنوں مزدروں ہلاک و زخمی ہوئے۔ انہی رخصی مزدوروں میں سے ایک مزدور نے اپنی خون آلوہ قفسہ میں ہواں لہرایا اور سرخ رنگ کے مزدوروں کے چھٹے کے عالمی رنگ بن گیا۔ لیکن ٹکا گو کے مزدوروں نے ان حالات کے باوجود بڑی بہادری و ہمت سے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کو رکھا اور 1889ء میں محنت کش رہنمایوں کی تجویز پر کم میگی 1890ء کو یوم میگی کے طور پر تھے کہ اعلان کیا گیا۔ ٹکا گو کے مزدوروں کی قربانی کے نتیجے میں مزدوروں کے اوقات کا آٹھ گھنٹے یوں مقرر کی گئے کہ مزدوروں کے لئے پختہ دارج چھٹی کا قانون بنایا گیا، مزدوروں کو اجنبی سازی لیٹنی پڑی یوں بنانے اور ملازمت کے تحفظ کا حق دیا گیا، اور مزدوروں کے مقدمات کی سماحت کے لئے علیحدہ لیبر کو اوت قائم کی گئی۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی ہوم بیڈوں میں ورکر فیڈریشن کی جانب سے ٹکا گو کے شہداء کی تاریخی جدوجہد کو خوبی خیس پوش کرنے کے لئے کراچی میں رملی کا اعقادہ کیا گیا۔ اس رملی میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین سمیت یوں تعداد میں فارم اور انفارم ٹکا گو کی یونیورسٹی شرکت کی۔ رملی کا آغاز فوارہ جوک سے ہوا اور آر ایس کوئل کراچی پر اختتام پنیر ہوئی۔ آر ایس کوئل کراچی پر ایک جلسے کا بھی انعقاد کیا گیا تھا جس میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ یونین کی نائب صدر ناصروہ پر وین کی قیادت میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نائب صدر ناصروہ پر وین کا شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہنا تھا کہ بہت ساری قربانیوں کے باوجود پاکستان سمیت پوری دنیا میں محنت کش طبقے کو ٹکا گو کا سامنا ہے۔ جن میں کرونا وائرس، بے بروڈگاری، بڑھتی ہوئی گرفت، بڑھنی ہوئی قرض، بڑھتی ہوئی مہنگائی کا وہ جو اور موجودہ عالمی معیشت میں معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان فرق کو بڑھانا شامل ہے۔ انہوں نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی یونیورسٹی کے حقوق کیلئے جدوجہد کے بارے میں بتایا جس کے نتیجے میں 2012ء میں لیڈی ہیلتھ ورکرز گلوب ہوئی۔ آخر میں یونیون کی نائب صدر نے حکومت سندھ سے مطالبات کیا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے لئے بھی اوقات کا مقرر کیے جائیں اور اور نائنگ پر معاوضہ دیا جائے۔ امید ہے کہ حکومت لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مسائل حل کرنے میں عملی اقدامات کرے گی۔

ایڈیٹر میل بورڈ

ایڈیٹر

مدیحہ جاوید

جلس مشاورت

حليمہ ذوالقرنین

شعاع گلانی

ناصرہ پروین

میرزا الفقار علی

بلال ظفر سوکنی

ترتیب و تدوین

شازر یہ خان



## انڈر میکس

### چارٹر آف ڈیماند

- 1- لیڈی ہیلتھ و کرز پروگرام کے تمام ملازمین کو سروں اسٹرپچر فراہم کیا جائے اور اسی طبق تجوہوں کی ادائیگی کی جائے۔
- 2- ریٹائر ہونے والے تمام ملازمین کو قانون کے مطابق پیش نہ اور گرمیجی الاؤنس ادا کیا جائے۔
- 3- پولیو ہم کے دوران شہید اور زخمی ہونے والی ورکرز کے خاندان کے لئے معافی کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔
- 4- پولیو ہم کے دوران ورکرز کے لئے سکیورٹی کے خاطر خواہ انتظامات کے جائیں۔
- 5- لیڈی ہیلتھ و کرز اور سپروائزرز کے لئے کام کی جگہ پر جنی ہر اسکی سے محفوظ رکھئے کے لئے حکومت خاطر خواہ اقدامات عمل میں لائے اور حکومت پاکستان آئی ایل او کنوپیش 190-C کی توپیش کرے۔
- 6- لیڈی ہیلتھ و کرز اور سپروائزرز کو قانون کے مطابق زیگل کی چھٹیاں اور میڈیکل کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

7- تمام اشاف سے پروگرام کی پالیسی کے مطابق کام لیا جائے، جبکہ حکومت تمام ورکرز کو سکینیکل ٹریننگ دے، لیڈی ہیلتھ و کرز اور سپروائزرز کو آن لائن روپورٹ کے لئے لیپ تاپ اور انٹرنیٹ کے بل کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔

8- تمام لیڈی ہیلتھ و کرز کو پروپرشنل مانیٹرینگ یونٹ کے ذریعہ فول کارڈ فراہم کئے جائیں۔

9- حکومت لیڈی ہیلتھ و کرز کے لئے ہیلتھ ہاؤس تعمیر اور فراہم کرے۔

10- حکومت کرونا وائرس سے بچاؤ کے لئے تمام ورکرز کے لئے خاطقی آلات کی فراہمی کو یقینی بنائے۔

11- کرونا وائرس اور صحت کے دیگر امور کی پالیسی سازی اور فیصلہ سازی میں لیڈی ہیلتھ و کرز یونین کو بھی نمائندگی دی جائے۔

12- کرونا وائرس و یکسینیشن سینٹر میں ڈیبوٹی سراجام دینے والی تمام لیڈی ہیلتھ و کرز کو حسب وعدہ ایک ماہ کی اضافی تجوہ کے وعدے کو پورا کیا جائے۔

☆ اداریہ

☆ چارٹر آف ڈیماند

☆ ٹرپس و یور کمپنیں

☆ پی ایس آئی ایگزیکٹو بورڈ میننگ

☆ پلیک سروں ڈے پر کیوٹی ہیلتھ و کرز کی زندگی پر منی اسٹوری بک کی رومنی

☆ 23rd ساٹھ ایشیاء سب ریجنل ایڈ وائزری اور ویکن کمیٹی میننگ

☆ آئی ایل او (ILO) نرگس کا نفرنس

☆ جنسی ہر اسکی اور تشدید سے نہیں کے لئے ٹول کٹ متعارف

☆ لیبر قوانین اور ان پر عملدرآمد پر میننگ

☆ ایمیوکیشن پروگرام

## یونین عہدیداران

### عہدہ

### نام

مرکزی صدر

1- حمید لغاری ذوالقرنین

مرکزی نائب صدر

2- ناصرہ پروین

مرکزی جزل سیکریٹری

3- شمع گانی

جوابنٹ سیکریٹری

4- رابعہ

مرکزی انفارمیشن سیکریٹری

5- خالدہ

مرکزی فناس سیکریٹری

6- سولہ

مرکزی آفس سیکریٹری

7- حسینہ

مبر مینیجمنٹ کمیٹی

8- خدیجہ

مبر مینیجمنٹ کمیٹی

9- زرینہ

مبر مینیجمنٹ کمیٹی

10- فاطمہ

## ٹرپس ویور کمپین

کردار ادا کیا ہے۔ جبکہ کئی لیڈی ہیلتھ و رکڑا پے فرائض سرانجام دیتے ہوئے کوویڈ-19 کا شکار بھی ہوئیں۔ انہوں نے لکھا کہ دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح پاکستان بھی اپنی آبادی کو کوویڈ-19 کے خلاف ویکسینز لگانے کے لئے ویکسینز تک رسائی کے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔



حکومت فرنٹ لائے ہیلتھ کیسٹر و رکڑا اور 40 سال سے زائد عمر کے شہریوں کو مفت میں ویکسینز لگانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور اب تک صرف آبادی کا ایک فیصد ہی ویکسینز لگا چکا ہے۔ اگرچہ ہمیں ابھی تک ویکسینز نہیں لگائی گئی ہے۔ ابھی آگے ہمارے پولیوہم کا آغاز ہونے والا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہمارا کیوں نہیں میں موجودہ لوگوں سے تعلق بڑھے گا اور بباء سے شکار ہونے کا خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ انہوں نے اپنے اس خط میں حکومت پاکستان کے اس فیصلے کے خلاف اٹھاڑ تشویش کیا کہ حکومت پاکستان نے پرائیویٹ سیکٹر کو ویکسین قیمت پر دستیاب کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے ویکسین کی کمی اوسکی زیادہ قیمت کو میشن کرتے ہوئے لکھا کہ ”ہم خوفزدہ ہیں اگر پرائیویٹ سیکٹر کو ویکسین تقسیم کرنے کا موقع مل گیا تو یہ پہلے امیر کو ہی دستیاب ہوگی۔ یہاں پر بڑے پیمانے پر ویکسینیشن کے قابل عمل ہونے کے لئے عالمی سطح پر کافی ویکسین تیار نہیں کی جا رہی ہیں۔ لہذا ایسے ستارہ بننے دیں“۔ انہوں نے مزید اپنی رائے دیتے ہوئے لکھا کہ جیسے کہ پولیو سے خاتمے کا پروگرام ہے اس طرح جرز (Generic) ویکسین کو بھی دنیا میں ہر شخص تک پہنچانا چاہئے۔

CEPI نے 30 سے زائد ممالک میں میونیپل کریٹری نشانہ ہی کی ہے جن میں ویکسین تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔ افغانیا، پاکستان اور بھگاداشن نے کہا ہے کہ ان کے پاس ویکسین تیار کرنی کی صلاحیت موجود ہے اگر وہ Intellecction property rights کی رکاوٹ کو ہنادیں انہوں نے خط کے ذریعے جردار کیا کہ پاکستان جیسے کم اور درمیانی آمدی وائل ممالک میں ناکافی ویکسینیشن واہرس میں مزید پھیلاو کا راستہ دے رہی ہے۔ اس طرح یہ دباء کو مزید پھیلارہی ہے۔ اس سے موجودہ ویکسینیشن مہم غیر موثر ہو جائے گی۔

آخر میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکڑا ایپلائز یونین کی مرکزی صدر اور پنجاب لیڈی ہیلتھ و رکڑا یونین کی جانب سے دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کے سربراہان سے کوویڈ-19 سے متعلق جو یور کوورلڈ لڑی آر گنائزیشن (WTO) کے 6 اور 5 مئی 2021ء کو ہونے والے جزل کوسل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے حمایت کی گزارش کی ہے۔

انڈیا اور ساؤ تھ افریقہ، کینیا نے عالمی وباء کوویڈ-19 کی ویکسین پرور لڈ لڑیڈ آر گنائزیشن کے مہر ز کو Intellecction property rights کی ان شقوں سے دستبردار ہونے کی تجویز کی پیشکش کی اور مطالبہ کیا کہ اس تجویز کا مقصد عالمی وباء کوویڈ-19 کی ویکسین کو امیر و غریب ممالک کے فرقہ کو ختم کر کے برابر تقسیم کیا جائے۔ اور ویکسین کو مفت یا انتہائی کم قیمت میں فراہم کیا جائے۔ تاکہ کوویڈ-19 کی ویکسین با آسانی ہر امیر اور غریب شخص کی دسترس میں ہو سکے۔

اگر کوویڈ-19 کی ویکسین سے Intellecction property rights ہٹایا گیا تو ویکسین تیار کرنے کا اختیار بڑی بڑی دوا ساز کمپنیوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا اور وہ منہ مانگی قیمت وصول کریں گی۔ اس طرح امیر ممالک ہی ویکسین کی افادیت سے فائدہ حاصل کریں گے جبکہ یا ایک عالمی وباء اور اسکی ویکسین پر ہر کسی کا حق ہے ”کوئی بھی محفوظ نہیں ہے جب تک سب محفوظ نہ ہو جائیں۔“

انڈیا، ساؤ تھ افریقہ اور کینیا نے ٹرپس (TRIPS) Trade related aspects of Intellecction property rights سے دستبرداری کی تجویز کی حمایت کرنے کے لئے مہم کا آغاز کیا۔ پاکستان نے بھی اس تجویز کی حمایت کی۔ اس سلسلے میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکڑا ایپلائز یونین نے پی ایس آئی کے تعاون سے ٹرپس سے دستبرداری کی حمایت کی اور کوویڈ-19 کی ویکسین کو مفت اور مساوی بنیاد پر فراہم کرنے کی مہم میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ پاکستان کے فرنٹ لائے کیوں نہیں ہیلتھ و رکڑا یونین کی قیادت کے ساتھ تلقے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک جن میں شامل یو ایس اے، یورپین یونین، فرانس، یوکے، آسٹریلیا، جمنی، کینیڈا، اٹلی، ناروے، ڈنمارک، اسپین، نیدر لینڈز اور جاپان کی ریاستوں کے سربراہان کو اونڈیا، ساؤ تھ افریقہ، پاکستان سمیت اور کئی ملکوں کی تجویز جس میں کوویڈ-19 کے علاج اسکے اختیارات اور اسکی روک تھام کے لئے ٹرپس کے معابردوں سے دستبردار ہونے کی حمایت کے لئے خط لکھے۔ یہ خط 5 اور 6 میں کو ہونے والے ڈبلیوٹ او (WTO) جزل کوسل کے اجلاس میں دستبرداری کی تجویز پیش کرنے کی حمایت کا ایک حصہ تھا۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکڑا ایپلائز یونین کی مرکزی صدر حیمہ لغاری اور پنجاب لیڈی ہیلتھ و رکڑا یونین کی جزل سکریٹری مسٹر بشارت نے خط میں لکھا کہ ”پاکستان میں لیڈی ہیلتھ و رکڑا نے وباء کے دوران اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالتے ہوئے کیوں نہیں کو سپورٹ کرنے اور بنیادی پلک ہیلتھ سرویس فراہم کرنے میں اہم

## پی ایس آئی ایگزیکٹو بورڈ میٹنگ

دھرنے دیجے۔ ریلی نکالی، مظاہرہ کئے جسمیں پولیس کے تشدیکی وجہ سے کئی لیڈی ہیلتھ و رکر ز شدید رخی ہوئیں اور انہیں گرفتار بھی کیا گیا اور ساتھ ساتھ ہم نے پریم کورٹ میں پیش کیا۔

2012 میں ہماری مسلسل جدو جہد کی وجہ سے ہمیں مستقل کرنے کے آڑ رجاري کئے گئے ہمارا تجوہ ہوں میں بھی اضافہ ہوا جو پبلے = 1400 روپے تھی اور اب 30,000 ہو گئی ہے ہماری جدو جہد اور PSI کی میٹنگ سپورٹ کی وجہ سے ہم اپنی یونین رجسٹر کروانے میں کامیاب ہوئے جو پاکستان کی کیوٹی ہیلتھ و رکر ز کی پہلی رجسٹر یونین ہے۔

ہماری جدو جہد کی وجہ سے نہ صرف ہمارے کام کو تسلیم کیا گیا، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مردوں کے اس معاملہ میں صفائی برداری اور عورتوں کی محنت کو تسلیم کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔

کوویڈ پوری دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے یہ کیوٹی ہیلتھ و رکر ز جو فرنٹ لائن ہیلتھ و رکر ز ہیں ان کے لئے بھی ایک بڑا چیلنج ہے ہمیں اپنے کام میں بے شمار دشوار یوں کا سامنا کرنا پڑا جب ہم گھر گھر وزٹ کرتے تھے تو ہم پر گھروں کے دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔

گورنمنٹ نے ہمیں خفاظتی آلات بھی مناسب مقدار میں فراہم نہیں کئے جبکہ لیڈی ہیلتھ و رکر ز کو ترجیحی بنیاد پر یونین بھی نہیں کی جا رہی تھی لہذا ہمیں اس پر احتاج کرنا پڑا اور اب گورنمنٹ تمام لیڈی ہیلتھ و رکر ز کی یونین کر رہی ہے۔

لیڈی ہیلتھ و رکر ز پولیو کے ساتھ ساتھ کوویڈ یونین سینٹر میں بھی صح اور شام کی شفت میں بلا معاوضہ ڈیوٹی انجام دے رہی ہیں۔ اور یونین لگانے کے لئے کیوٹی میں موبائل ریشن بھی کر رہی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کوویڈ 19 ویکسین پر تمام انسانوں کا حق ہے لہذا پاکستان میں PSI کی ماحقہ یونینز آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر ز ایڈا یونین اور پنجاب لیڈی ہیلتھ و رکر ز یونین نے PSI کی سپورٹ سے مکمل سٹپ پر اور دنیا بھر میں تمام لوگوں کو یونین کی فراہمی کے لئے کمپین کا آغاز کیا ہے۔ اس ماہ WTO کو نسل اجلاس سے پہلے بارہ

پیک سروس ایٹریشن (PSI) کے ایگزیکٹو بورڈ کی میٹنگ 27 اور 28 مئی 2021 کو آن لائن منعقد ہوئی۔ پی ایس آئی (PSI) کے ایگزیکٹو بورڈ کی جانب سے تمام سینکڑے کے پیک سیکرور کر ز کو کوویڈ-19 کے دوران قربانیوں اور اپنی ڈیوٹی کے فرائض انجام دیتے ہوئے اپنی جانوں کو قربان کرنے پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اس ایگزیکٹو بورڈ کی میٹنگ کا مقصد ہیلتھ سینکڑے میں کوویڈ پر یونینز کے عمل کو ڈسکس کرنا تھا۔ اس حوالے سے پی ایس آئی (PSI) کی تمام ماحقہ یونینز کے سربراہان نے شرکت کی، یونینز کے سربراہان نے ٹرپس و یور کمپنیز سے دستبرداری، گلوبل ہیلتھ و رک فورس کے مسائل، ڈبلیو ایچ او (WHO) کا ایجنس، یونین کی شمولیت، جنوبی ایشیا میں کیوٹی ہیلتھ و رکر ز کو منظم کرنا اور کوویڈ کے اثرات کے حوالے سے پی ایس آئی (PSI) کے ایگزیکٹو بورڈ کے پیٹنل کے ساتھ ڈسکشن کی۔ پاکستان کی جانب سے آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر ز ایڈا یونین کی مرکزی صدر حالیہ ذوالقدر نے لغاری نے جنوبی ایشیا میں کیوٹی ہیلتھ و رکر ز کو منظم کرنے اور کوویڈ-19 کے اثرات کے حوالے سے ایگزیکٹو بورڈ کی میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔

پاکستان میں کیوٹی ہیلتھ و رکر ز کے پروگرام کا آغاز 1994 میں ہوا جو لیڈی ہیلتھ و رکر ز پروگرام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد کیوٹی کو فیلی پلانگ، پرائمری ہیلتھ کیسر، خاطقی بیکے اور نیوٹریشن کی فراہمی ہے۔ 124000 لیڈی ہیلتھ و رکر ز اس پروگرام میں کام کرتی ہیں۔ جو پاکستان میں کام کرنے والی عورتوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔

انہتائی مشکل حالات کار کے باوجود پورے خط میں ہم صحت کی انہتائی ضروری اور حساس خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ بارش ہو، برف باری ہو، شدید گرمی ہو یا سیالاب ہم کیوٹی کو ہیلتھ کی سہولیات فراہم کرتے ہیں جبکہ دہشت گردوں کے ہاتھوں 20 سے زیادہ لیڈی ہیلتھ و رکر ز ڈیوٹی کے دوران شہید ہو چکی ہیں جبکہ کئی رخی بھی ہوئیں۔

ابتداء میں 6-6 ماہ تک تجوہ نہیں ملتی تھی گھر میں فاقہ کشی کی صورتحال ہو جاتی تھی بچوں کو اسکول سے نکالنا پڑتا تھا، دو کاندر ارشن دینا بند کر دیتے تھے کیونکہ لیڈی ہیلتھ و رکر ز غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اپنے گھر کا خرچ بھی اٹھاتی ہیں۔ ہمیں گورنمنٹ ایکپالائز تسلیم نہیں کیا جاتا تھا لہذا ہم تمام سہولیات سے محروم تھے۔ تجوہ بھی بہت کم تھی

2009 میں ہم نے مکی بنیاد پر اکٹھے ہو کر اپنی ملازمت کی ریگولرائزیشن کے لئے جدو جہد شروع کی۔ پارلیمنٹ کے سامنے، پریس کلب پر، CM ہاؤس پر

پورے ائمیاں اپنے حقوق کے لئے اسٹرائیک کی تھی، ہم ان کے ساتھ مکمل یقینی کرتے ہیں

پاکستان میں یوں کیونٹی ہیلتھ و کرز کی ورنگ کنڈیشن اور سروس اسٹرچر کی بہتری کے لئے حکومت سے ڈائیالگ کر رہی ہے۔ جبکہ ہماری جدوجہد کی وجہ سے ایڈیشنل کوویڈ ہیلتھ رسک الاؤن س مہانہ = 170000 حکومت ادا کر رہی ہے۔

اندیا، پاکستان اور نیپال کی کیونتی ہیلٹھ ور کرزیوں نے اپنے بنیادی مقصد کام اور ملازمتوں کو تسلیم کروانے کے لئے اکٹھا ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آئی ایل اوزنگ کنوش ہمارے لئے ایک موقع ہے ہم بھی اس میں شامل ہیں کیونکہ یہ کنوش رضا کاران ہیلٹھ ور کرزی کی اجازت نہیں دیتا۔

آخرين تمام ماحقه ڀونين کي طرف سے PSI کي شکرگزار ۾ ہوں کہ انہوں نے ہر موقع پر ھماری رہنمائی کي اور مکمل سپورٹ فراہم کي جسکي وجہ سے ہم نے کامیابیاں حاصل کیں ہیں۔

پیک سر دس ڈے پر کمیونٹی ہمیلتھ ور کر زکی  
زندگی پرمی اسٹوری بگ کی رومنائی

یو۔ این (UN) ہر سال ۲۳ جون کو پیلک سروں ڈے مناتا ہے۔ پیلک سروں کے عالمی دن کے موقع پر کمیونٹی کیلئے پیلک سروں کے کام اور اسکی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں، ترقیاتی کاموں میں پیلک سروں کے تعاون کو اجاگر کرتے ہیں اور نوجوان طبقے کو اپنے کیریئر پیلک سکٹر میں آگے بڑھانے کیلئے اسکی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ۲۰۲۰ میں ۱۹ کی وبا نے ڈیکھلیا ترزا اور روچولا ترزا کو متعارف کروایا۔ ان حالات میں کوئی یہ زندگی پر کمزوری نہیں۔ جس میں جنوبی ایشیا کی کمیونٹی ہیلتھ و کرز کی زندگی پر مبنی "جنوبی ایشیاء کی کمیونٹی ہیلتھ و کرز کی زندگی میں ایک دن" کے نام سے ایک اسٹوری پک اور شارت فلم کی رومنی کی۔ جنوبی ایشیاء کے ملکوں کی پسماندہ دیپاٹی اور شہری کمیونٹی ہیلتھ کیسر کے حوصلوں کیلئے کمیونٹی ہیلتھ و کرز کے کام پر انحصار کرتی ہیں۔ کمیونٹی ہیلتھ و کرز کیمیونٹری میں بنیادی ہیلتھ سروں فراہم کرتی، پیشتل ہیلتھ پر و گرامز کے حوالے سے آگاہی دیتی میں فیلیلی پلانگ کے حوالے سے سیشن کرواتی، بچے کی صحت اور نژادیت کے بارے میں معلومات اور زچگی کے دوران چیک اپ اور ملکیتیں وغیرہ کے کام سرانجام دیتی ہیں۔ کمیونٹی ہیلتھ و کرز کے پروگرام کو رضا کارانہ سوچتے ہوئے بنیا گیا کہ پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والی عورتیں دیپاٹی کے بجائے بہت ہی کم اجرت پر راضی ہو جائیں گی اور جبکہ عورتوں نے پیلک سروں کے اس نظریے کو قبول کیا اور سالوں سے اپنی محنت مزدوری کے عیوض اپنی فلاج و بہبود، اپنی روزی روزگار اور غیر محفوظ مستقبل کا سامنا کرتے ہوئے

ترقی یا نتہ ممالک UK, USA، کینیڈا، آسٹریلیا، جمنی، اسپین، اٹلی ڈنمارک، جاپان، ناروے، نیدر لینڈز اور پورپین یونین کو ٹرپس و یورپ کی سپورٹ کے لئے خطوط لکھے۔

ہماری اس کمپین کے ایک دن بعد ہی حکومت امریکہ نے اسکی حمایت کا اعلان کیا جو ایک بڑی کامیابی ہے۔ دیگر ترقی یافتہ ممالک کا رویہ بھی اس سلسلے میں ثبت ہے۔

PSI کی ماحصلہ جنوبی ایشیا کی انٹیا، نیپال اور پاکستان کیونٹی ہیلتھ و کرز کی تنظیموں نے کووید کے چیلنج کو مدد نظر رکھتے ہوئے کمپین ”کیونٹی ہیلتھ و رک ازورک“ کا آغاز کیا ہے جسکے لائق ٹرم گول جنوبی ایشیا میں کیونٹی ہیلتھ و کرز کی ملازمتوں کو مستقل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ پاکستان میں کیونٹی ہیلتھ و کرز کی جدوجہد کی وجہ سے ہمیں پہلک سیکھر ملازم تسلیم کر لیا گیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے تجربات سے انٹیا اور نیپال کی تنظیمیں بھی فائدہ اٹھا کر مستقل سرکاری ملازم کا درجہ حاصل کر سکتی ہیں اور اس کے لئے ہم سب نے ملکر جدوجہد کا آغاز کر دیا ہے۔

جبکہ اسکے شارٹ ٹرم گول میں ایسے اقدامات اٹھانے ہیں جن سے ملکی، ریجنل اور انٹریشنل سطح پر کوڈیئر سپانس اور ریکارڈی پلان کے ذریعے کمیونٹی ہیلتھ و رکرز کے حالات کا کو بہتر کیا جاسکتے تاکہ تینوں ممالک میں کمیونٹی ہیلتھ و رکرز کے لئے ایک باوقار کام کے حالات میسر ہوں۔

اس کمپیئن کے آغاز کو میدیا نے کافی اہمیت دی اور تینوں ممالک میں مقامی، نیشنل، ریجنل اور انٹرنیشنل پرنسٹ، الیکٹر ایک اور سو شل میدیا نے بڑے پیکانے پر کوئی ترجیح نہیں۔ ہم نے کافی ڈسکشن کے بعد PSI کی سپورٹ سے ایک جواہریت چارٹر آف فری ماڈیا بنایا ہے جو بنیادی طور پر 6 بنیادی نکات اور 38 سب نکات پر مشتمل ہے۔ جن میں

- 1- پاک ہیلتھ ور کر کے طور پر بچان
  - 2- فیصلہ سازی کے عمل میں اجتماعی آواز
  - 3- پیشہ و رانہ صحت و سلامتی اور تحفظ
  - 4- کام کا وقار
  - 5- ہماری دیکھ بھال

6-عوام پر مرکوز محنت کا نظام شامل ہیں  
اس کمپین کے نتیجہ میں نیپال کی بہنوں نے پاکستان کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے کہتی  
میونسلیٹر سے سوشل ڈائلگ کا آغاز کیا ہے جس پر میزرسکار ویہ مثبت ہے۔ اور انہوں  
نے کیونچی ہیئتہ و رکز کے مسائل کو تسلیم کیا ہے۔ اور امید ہے جلد یہ مسائل حل ہوں

اسی طرح انڈیا کی بہنوں نے بھی متعلقہ حکاموں سے سوچل ڈائیلگ شروع کیا ہے اور بات چیت جاری ہے جس کا ثابت نتیجہ سامنے آئے گا۔ 24 مئی کو آشا ورکرز نے

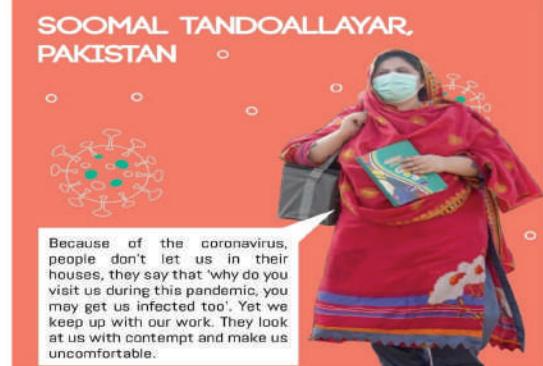
کی وباء اور جاری اسکی ویکسین کی تقسیم میں عالمی شہاں اور جنوب کے درمیان فرق کو اجاگر کیا اور پچھلے اخخارہ مہنوں سے جنوبی ایشیاء کی کیونٹی ہیلتھ و رکرز کے کردار کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جنوبی ایشیاء کی کیونٹی ہیلتھ و رکرز کی زندگی اور ان کے کام کے دوران مسائل کو اجاگر کرنے کیلئے PSI کے تعاون سے ڈیجیٹل اسٹوری بک متعدد کرائی۔ اس اسٹوری بک میں پاکستان، اٹھیا اور نیپال کی چھ خواتین کی زندگی کے ایک دن کی جھلک دکھائی ہے کہ کیونٹی و رکر کی حیثیت سے کام کرنا کیسا ہے؟ وباء سے پہلے اور وباء کے بعد ان کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ یہ چھ خواتین کی زندگیاں جنوبی ایشیاء کی کیونٹی ہیلتھ و رکر زکی زندگیوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہ اپنے گھروں والوں کی کفالت کیلئے گھر پر بلا معاوضہ گھر بیوکام اور گھروں والوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور کیونٹی کی خدمت کیلئے کم اجرت میں صحت کا کام کرتی ہیں تاکہ پہلے ہیلتھ کیسر کا نظام اسی طرح چلتا رہے۔

اس اسٹوری بک میں پاکستان سے آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر زاینڈ ایسپلائز یونین کی 2 ممبر سول اور فوزیہ نے حصہ لیا۔ انہوں نے اس اسٹوری بک میں اپنی دن بھر کی روشنیں اور کام کی نوعیت کے بارے میں بتایا۔ اس اسٹوری بک کے ذریعے عالمی وباء کو یہ۔ 19 شروع ہونے سے پہلے اور شروع ہونے کے بعد کام کے حالات کا رکاوہ بہتر بنانے کے لئے مطالبہ کیا۔ یہ اسٹوری بک پاکستان کی تمام لیڈی ہیلتھ و رکر زکی زندگی اور کام کی عکاسی کرتی ہے۔

### 23rd ساؤ تھا ایشیاء سب ریجنل ایڈواائزری اور ویکن کمیٹی میٹنگ

پی ایس آئی ساؤ تھا ایشیاء سب ریجنل ایڈواائزری کمیٹی اور ویکن کمیٹی کی میٹنگ 21 اور 22 اگست کو آن لائن منعقد ہوئی۔ دونوں کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت برادر زمکھا اور سسٹر زگس جہاں نے کی۔ اس ایڈواائزری اور ویکن کمیٹی کی میٹنگ میں جنوبی ایشیاء کے تمام پی ایس آئی (PSI) کے ماحقہ اداروں کے سربراہان نے شرکت کی۔ ساؤ تھا ایشیاء ویکن کمیٹی کی میٹنگ 21 اگست 2021ء کو ہوئی۔ 23rd ساؤ تھا ایشیاء سب ریجنل ایڈواائزری اور ویکن کمیٹی کی میٹنگ میں پاکستان کی نمائندگی آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر زاینڈ ایسپلائز یونین کی مرکزی صدر حلیمة ذوالقرنین لغاری نے کی۔ آئی ایل او (ILO) کنوش 190C: (ٹول کٹ کا تعارف)، کیونٹی ہیلتھ و رکر کمپنیوں اور جنوبی ایشیاء میں تعلیم کی بنیاد پر پاکیونٹی ہیلتھ اور سوشل سروں و رکر ز کو منظم کرنے پر ڈسکشن اور پی ایس آئی کے پروگرام آف ایکشن 2027-2022 کا تعارف اس میٹنگ کا اجتنبی تھا۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر زاینڈ ایسپلائز یونین کی مرکزی صدر

عوام کی بھلائی اور یزیری سے بڑھتی ہوئی معیشتیں میں اپنا کردار ادا کیا۔ نیپال میں نرس، فرنیشن اور دایوں کو ملا کر کیونٹی ہیلتھ و رکر ز کی تعداد تین گناہ زیادہ ہے لیکن ۶۷ فیصد ہے جبکہ پاکستان اور اٹھیا میں کیونٹی ہیلتھ و رکر ز کی تعداد نیپال کے مقابلے میں آدمی ہے۔ لیکن پاکستان میں ۳۲۳ فیصد اور اٹھیا میں ۳۶ فیصد ہے۔ Nancy Fraser کی ریسرچ کے مطابق اٹھیا میں آشا (ASHA) و رکر ز 500USD، نیپال میں کیونٹی ہیلتھ اینجینیر (FCHV) صرف 250USD اور پاکستان میں لیڈی ہیلتھ و رکر ز (LHW's) 2250USD سالانہ معاوضہ وصول کر رہی ہیں۔ کیونٹی و رکر ز کو پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں پہلے و رکر ز کے مجاہے و لینجیر ز سمجھاتا ہے۔ پاکستان میں کیونٹی ہیلتھ و رکر ز نے اپنے و رکر ز کے حقوق کیلئے جدوجہد کی اور کامیابی بھی حاصل کی۔ ۲۰۰۹ء میں پاکستان کی کیونٹی ہیلتھ و رکر ز نے آل پاکستان لیڈی ہیلتھ و رکر ز ایسوی ایشن' (APLHWA) کے نام سے تنظیم بنائی اور لگا تاریخی، احتجاجوں اور مظاہروں کے بعد ۲۰۱۲ء میں اپنے آپ کو پہلے و رکر ز کے طور پر تسلیم کروایا۔ سندھ میں ریگولائزیشن کوئی بینے کیلئے "آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکر زاینڈ ایسپلائز یونین"، ہتھیار تھی۔ سندھ کی لیڈی ہیلتھ و رکر ز



نے مسلسل جدوجہد، وہرنوں، احتجاجوں اور مظاہروں کے بعد اپنی یونین کو جرمڑ کرانے میں کامیابی حاصل کی۔ پاکستان کی طرح اٹھیا اور نیپال کی کیونٹی ہیلتھ و رکر ز بھی پہلے و رکر ز کی حیثیت سے اپنے آپ کو اور اپنی یونین کو جسٹڑ کرنے کیلئے مسلسل خلاف اڑانے میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ کیونٹی ہیلتھ و رکر ز اور وباء کے آغاز سے ہی کو یہ 19 کے خلاف اڑانے میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان حالات میں بھی صحت کے حوالے سے تعلیم دینے کیلئے اپنی کیونٹی سے نکل کر لوگوں کی مدد کرنے کیلئے کیونٹی ہیلتھ و رکر ز موجود ہیں۔ کیونٹی ہیلتھ و رکر ز ویکسین کی فراہمی کوئی بینے، ویکسین کی رجسٹریشن کرنے اور زیادہ سے زیادہ آبادی کو ویکسین لگانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ حکومتوں نے وباء کے دوران کیونٹی ہیلتھ و رکر ز کے کاموں کو سرہاتے ہوئے ان کو 'کوو یہ 19 کے خلاف پائی' ہونے کا اعزاز دیا ہے اور WHO نے اٹھیا کی آشا و رکر ز کو وباء میں اپنے ملک کی ابتدائی کامیابی کی چاپی ہونے کا اعزاز دیا۔ لیکن کو یہ 19

ہم اپنے سروں اسٹرپچر، پیشن اور گریجوئی، محفوظ کام کی جگہ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

امید ہے کہ PSI کے تعاون سے ساوتھ ایشیا کی تمام کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑا پنے مسائل حل کرنے میں کامیاب ہوں گی۔

اگلے روز اگست 22 اگست 2021 کوساوتھ ایشیا سب ریجنل ایڈ وائزری کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں پی ایس آئی کی ریجنل سیکریٹری Kate Lapin نے پی ایس آئی کے پروگرام آف ایکشن 27-2022 پر بrifing دی۔

ثریڈ یونین کے حقوق، آئی ایل اونٹش 190-C کی توثیق پر حکمت عملی اور پلک سروں کی خجارتی پر ڈسشن ساوتھ ایشیا سب ریجنل ایڈ وائزری کمیٹی کے اجنبی میں شامل تھیں۔ یہ سارک (SASRAC) اس لئے اہمیت کی حامل ہے کہ اس نے جنوبی ایشیا کی ترجیحات اور پی ایس آئی کے پروگرام آف ایکشن کو سمجھنے اور ڈسکس کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس میٹنگ کے دوران مالدیپ کی ہیلٹھ یونین کی الحاق کی درخواست کو خوش آمدید کہا گیا۔ یہ جنوبی ایشیا میں پاکستان، سری لنکا، بنگلادیش، انڈیا اور نیپال کے بعد چھٹا ملک ہے ساوتھ ایشیا سب ریجنل ایڈ وائزری کمیٹی کی میٹنگ میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے آل سندھ لیڈی ہیلٹھ و رکڑا اینڈ ایپلائائز یونین کی مرکزی صدر حليمہ لغاری ذوالقرنین نے تقریر کرتے ہوئے کہا کوویڈ-19 کے چینجہر سے مقابلہ کئے ریجنل پروگرام انڈیا، پاکستان اور نیپال کی کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑا یونیورسٹی نے PSI کی مدد سے بہت ڈسشن کے بعد جو چار آف ڈیماٹری بنا یا ہے وہ بہت مکمل ہے۔ ہم نے اپنی حکومتوں اور متعلقہ حکاموں کو اپنے مطالبات پیش کئے ہیں۔ اور ہماری حکومت سے گفتگو جاری ہے۔

اس چار آف ڈیماٹری پر عملدرآمد سے نہ صرف ہمارے مسائل حل ہو گئے بلکہ ہماری یونیورسٹی مضمبوط ہو گئی اور کوویڈ-19 سے بیدا مسائل بھی حل ہو گئے۔ جن میں انڈیا اور نیپال کی کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑا کو سرکاری ملازم تسلیم کرنا اور پاکستان میں لیڈی ہیلٹھ و رکڑا کے سروں اسٹرپچر کی فراہمی بھی شامل ہے۔ اس چار آف ڈیماٹری پر عملدرآمد کے نتیجے میں یونیورسٹی مضمبوط ہو گئی اور کوویڈ-19 کے مسائل سے منٹھنے میں بھی مدد ملے گی۔ ہمارے کچھ مسائل حل ہو گئے ہیں لیکن ابھی کئی مسائل حل ہونا باقی ہیں۔

اپنے اتحاد اور پی ایس آئی (PSI) کی مدد سے ان مسائل کو حل کر لیں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد معاشری دباو کو کرنے کے لئے بین الاقوامی مالیاتی اداروں (IFTs) سے قرض لئے۔ IMF سے 6 ملین ڈالر کا قرض 3 سال کے لئے لیا۔ جبکہ وکیسین کی خریداری کے لئے بھی لوں لئے جو یقیناً پاکستان کی عوام کو واپس کرنے ہیں۔ IMF کی شرائط کے نتیجے میں بھی، گیس اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ بے روزگاری اور افراط

حليمہ لغاری ذوالقرنین نے پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے پاکستان میں کوویڈ-19 کے مسائل، آئی ایل اور جزل سروے اور کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑی زندگی پر مبنی اسٹوری بک کے حوالے سے تقریر کی۔ حليمہ لغاری (مرکزی صدر) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہا کوویڈ-19 کی وجہ سے پاکستان میں لیڈی ہیلٹھ و رکڑ کو چلنجر کا سامنا رہا ہے جس میں، تربیجی بنیاد پر وکیسین کا نہ لگانا، حفاظتی آلات کی ناقابلی فراہمی، گھر گھر جا کر کمیونٹی کو وکیسین لگانے پر آ ماڈر کر نیوالی LHW پر تند اور ہر اسگی، وکیسین سینفرز میں دن رات مسلسل ڈیوبوئی، ہم نے اس مسئلہ کا سامنا کیا اور کئی مسائل حل کئے کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑ کمپنیں کی ساوتھ ایشیا کمپنیں "کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑ بھی ورکر ہیں"۔ انڈیا، پاکستان اور نیپال کے ہیلٹھ و رکڑ کی یونیورسٹی کے ساتھ ملکر شروع کی تاکہ نہ صرف ہمیں کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑ کے طور پر تسلیم کیا جائے بلکہ ہمارے کام کو محفوظ بھی بنا جائے اور فیصلہ سازی میں ہمیں شامل کیا جائے۔

پاکستان کی لیڈی ہیلٹھ و رکڑ نے ڈبلیو او (WTO) کو نسل اجلاس کے موقع پر دنیا کے 13 امیر ممالک بیشول، امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، جرمی، ناروے، سویڈن، نیڈا وغیرہ کو خطوط بھجوائے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وکیسین تمام انسانوں کا حق ہے لہذا اسے یا تو کم قیمت پر یافت تمام انسانوں کو فراہم کیا جائے۔

جسکے نتیجے میں US نے اس مطالبے کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا اور دیگر کچھ ممالک نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

IO جزل سروے میں بھی یونین نے PSI سب مشن (Submission) میں حصہ لیا اور تجاویز بنا کر بھجوائی ہے بیشول لیڈی ہیلٹھ و رکڑ کی ورکنگ کنڈیشن، ٹریننگ وغیرہ شامل ہیں۔



- پلک سروں ڈے کے موقع پر اسٹوری بک جسمیں پاکستان، انڈیا اور نیپال کی کمیونٹی ہیلٹھ و رکڑ کی یک دن کی مصروفیات پر ہی اسٹوری بک کا اجرا کیا۔ ہماری جدوجہد کی بنیاد پر ہم نہ صرف پاکستان میں سرکاری ملازم تسلیم کئے جاتے ہیں بلکہ ہمیں اب تقریباً =36,000 روپے تکواہ ملتی ہے بلکہ =17,000 روپے ہیلٹھ رسک الاؤنس بھی ملتا ہے۔

دور میں ہمارا بینیادی کام یہ ہونا چاہئے کہ تبدیلی لانے کے لئے کافی طاقتورخیک چلائی جائے۔ تمام پی ایس آئی (PSI) سرگرمیوں، ماحفظہ تنظیموں اور ترقی کی حکمیت عملیوں کو تقویت دینی چاہئے اور وابستہ افراد کو ایسے طریقوں سے کام کرنے کے موقع فراہم کرنے چاہئیں جو زیادہ ورکرز کو یونین کے ممبر بننے کی طرف راغب کریں۔ پی ایس آئی ممبروں اور ورکرز کو مسائل سے آگاہ کرنے کے لئے ٹولز (Tools) فراہم کرے گا جو ان کے لئے اہم ہیں۔

### عزت اور عظمت سب کے لئے

لاک ڈاؤن کے دنوں میں ناقابل قبول حد تک گھر بیلوشنہ اور عورتوں کے قتل میں اضافہ ہوا۔ ہم جنسی تشدد پر اپنا کام جاری رکھیں گے جس میں خاص طور پر جنسی بنیاد پر تشدد اور آئی ایل او (ILO) کو نشن 190-C پر عملدرآمد اور اسکی تو شیق رکنا شامل ہے۔ نوجوان و رکرز اکثر کام کی جگہ پر زیادہ کمزور ہوتے ہیں اور اپنے حقوق سے کم واقف ہوتے ہیں۔ ہم نوجوان و رکرز کے لئے اپنے منصوص پروگرام جاری رکھیں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تمام سرگرمیاں جامع ہوں۔

### ایک درست عالمی معیشت

ہمیں تباہ کن قوم پرستی کے بغیر جمہوری قومی حکومتوں کو سماجی اور معاشری ترقی کے کنشروں میں رکھنا چاہئے۔ ہمیں ایک ایسے معاشری ماذل کے لئے لڑنا چاہئے جو پانیدار ہو ایں۔ اپنی عالمی معیشت کی بحالی میں مزدوروں کی آواز سننے کے لئے لڑنا چاہئے۔ ہمیں اس پر دوبارہ غور کرنا چاہئے کہ ہم فلاج و ہبود اور ترقی کی پیمائش کیسے کرتے ہیں تاکہ ان اقدامات میں بلا معاوضہ اور غیر رسمی کام کو نظر انداز نہ کیا جائے اور زیادہ تر پیلک سرو سزی جیسے کم قیمت کام کو مارکیٹ کے لیے دین تک محدود نہ کیا جائے۔

### ٹریڈ یونین اور لیبر کے حقوق

ہم 70 سے زائد ممالک میں ٹریڈ یونین کے حقوق کے لئے لڑتے رہیں گے جہاں حکومتیں آزاد یونینوں اور یونین کی سرگرمیوں کو غیر قانونی قرار دیتی ہیں یا ان کے کام کو عملی طور پر ناممکن بنا دیتی ہیں۔ ہم اپنے ماحفظہ یونینوں کی حمایت کریں گے کہ وہ ان کے حقوق کی آزادی اور اجتماعی سودے بازی کیلئے لڑیں اور ان کا دفاع کریں۔ ہم اپنے ماحفظہ یونینوں کو ان حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کے لئے مربوط کریں گے جو ان حقوق سے انکار کرتے ہیں اور جہاں کہیں ہم کر سکتے ہیں ان کو آئی ایل او (ILO) میں اور زیادہ وسیع پیمانے پر بے ناقاب کریں گے۔

### نجکاری کے لئے لڑنا اور کو والٹی پیلک سروس کو فروغ دینا

ہمیں اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر نجکاری سے لڑنا، آؤٹ سورس کو فروغ دینا اور نظر انداز کی جانے والی عوامی خدمات جیسے پیلک ٹرانسپورٹ، سماجی رہائش اور تو اتنا کی

زر میں کئی گناہ اضافہ ہوا۔ کو ویڈ 19 کے دوران ایک عام آدمی کے لئے معاشری مسائل کو برداشت کرنا مشکل ہے۔ کو ویڈ 19 کی پچھی لہر بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ کل 70 افراد ہلاک ہوئے جبکہ کئی شہروں میں اسارت لاک ڈاؤن لگا ہوا ہے۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکرز ایڈ ایسپلائز یونین کی مرکزی صدر حیلہ لغاری ذوالقدر نین نے اپنی تقریر کے اختتام پر پی ایس آئی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے مستقبل میں پی ایس آئی کے تعاون سے تمام کمیونٹی ہیلتھ و رکرز اپنے مسائل کو حل کرنے میں کامیابی حاصل کر لیں گی۔

### پی ایس آئی کا پروگرام آف ایکشن

تعارف:-

پی ایس آئی (PSI) کا پروگرام آف ایکشن (POA) جو کہ ماحفظہ اداروں کے ساتھ ملکہ ایک وسیع ریٹن پالیسیوں اور، بولڈ ایکشن کے لئے پی ایس آئی (PSI) کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس نے موجودہ نوبلرل ورلڈ آرڈر کے بارے میں ہماری تقید اور ایک بہتر دنیا کے لئے ہمارے وطن کا تعین کیا ہے۔ اس نے کو والٹی پیلک سروس (QPS)، ورکرز، ٹریڈ یونین کے حقوق، معاشری نا انصافی، خواتین اور معاشرتی حقوق، نوجوان و رکرز اور سیاسی اور جمہوری استحکام تک رسائی کے لئے وسیع کارپوریٹ پادر کے تباء کن اثرات کا خلاصہ پیش کیا۔ کو ویڈ 19 کی عالمی وباء نے پوری دنیا اور پیٹیکل کنڈیشن کو تبدیل کر دیا ہے۔ کو ویڈ 19 نے معاشری اور پالیسی سازی کے عمل میں عالمی شمال کے غلبے کو بے ناقاب کر دیا ہے۔ عالمی وباء کو ویڈ 19 نے ہمارے سیاسی نظاموں، قومی معیشتیں اور نوبلرل گلو بلاائزیشن نے لوگوں پر منافع کو ترجیح دینے کے طریقے کو بے ناقاب کر کے ہمارے تحریکی کی تقدیم کی ہے۔ وائرس نے سماجی تحفظ، ورکرز کے حقوق اور معیاری عوامی خدمات کے فوائد کا بھی مظاہرہ کیا ہے۔ لوگ آج کل عدم مساوات اور نا انصافی سے لڑنے میں عوامی خدمات اور ورکرز کی قدر کو سمجھتے ہیں۔ عالمی وباء کو ویڈ 19 کو جمہوری، انسانی اور ٹریڈ یونین کے حقوق پر حملہ کرنے کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس نے لاکھوں ورکرز اور کمزور لوگوں کے لئے غیر ممکن صورت حال پیدا کی ہے۔ اور ہمیں قرضوں کے بھر جان اور خاص طور پر عالمی جنوب میں کفایت شعاری کے نام پر استھان کی واپسی کا خطرہ ہے۔ پی ایس آئی (PSI) کا پروگرام آف ایکشن 27-2022 کرونا وائرس شروع ہونے کے بعد دنیا میں تبدیلیوں اور رکرز اس کو مدد نظر رکھتے ہوئے ترتیب کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

### ہماری ضروریات کی دنیا بنا نے کے لئے پادر کی تغیری

موجودہ عالمی نظام کا طاقتورخیات سے دفاع کیا گیا ہے اور کو ویڈ 19 کے بعد کے

اس کے ساتھ ساتھ صحت عامہ کی خدمات کی ناکافی فنڈنگ، بجکاری اور کفایت شعاراتی کے خطرے کو جاگ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

یہ سروے نہ صرف زس کے لئے ہے بلکہ یہ تمام صحت کے شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے ہے۔ اس سروے کی اہمیت کو مدد نظر رکھتے ہوئے پی ایس آئی (PSI) نے اپنی ماحفظہ یونیزنس کے شوٹل کیسرور کرز (عمر سیدہ افراد کی کیسر، معذور افراد کی کیسر، ہوم کیسر)، کیمیوٹی ہیلتھ ور کرز اور دوسرا ہیلتھ ور کرز کو اس سروے میں تعاون کرنے کے لئے حوصلہ فراہم کی۔ اس حوالے سے پی ایس آئی نے اپنی ماحفظہ یونیزنس کے ساتھ بے شمار آن لائن میٹنگز کیں۔ پروجیکٹ کو آرڈینیٹر میرزا لفقار علی اور آل سندھ لیڈی ہیلتھ ور کرز اینڈ ایمپلائز یونین کی مرکزی صدر حليمہ لغاری نے آن لائن میٹنگز میں شرکت کی اور پاکستان میں لیڈی ہیلتھ ور کرز کے مسائل خاص طور پر کوڈیٹ۔ 19 کے بعد کے مسائل کے حوالے سے آگاہ کیا۔ ایشیا پسیفیک کے آفس نے آئی ایل او کے اشاف اور انڈیا پاکستان، نیپال، ساوتھ افریقہ اور فلپائن کی ماحفظہ ہیلتھ ور کرز کی یونیزنس کے نمائندوں کے ساتھ ایک میٹنگ کا انعقاد کیا۔ اس میٹنگ کا مقصد آئی ایل او کے نمائندوں کو آئی ایل او جزل سروے کے تناظر میں افریقہ اور ایشیا پسیفیک میں کیمیوٹی ہیلتھ ور کرز کے مسائل کے حوالے سے بریف کرنا تھا، آل سندھ لیڈی ہیلتھ ور کرز اینڈ ایمپلائز یونین کی مرکزی صدر حليمہ لغاری ذوالقرنین نے نہ صرف اپنی یونین کا تعارف کروایا بلکہ پاکستان میں لیڈی ہیلتھ ور کرز کے ساتھ جنسی ہر اسکی کے مسائل سے بھی آگاہ کیا۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ور کرز اینڈ ایمپلائز یونین کی مرکزی صدر کا پاکستان میں لیڈی ہیلتھ ور کرز کے ساتھ جنسی ہر اسکی کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے کہنا تھا کہ کام کے دوران جنسی ہر اسکی بہت عام ہے۔ لیڈی ہیلتھ ور کرز کو ہمی رو زانہ کی بنیاد پر اسکا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کام کی جگہ پر اپنے ساتھیوں کی جانب سے مختلف طریقوں سے ہر اسال کیا جاتا ہے۔ جن میں مرد ساتھی جملے بازی کرتے ہیں، کبھی جسم کو ٹھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی ناپسندیدہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے

کے اسٹریچیک کردار کو دوبارہ شروع کرنا چاہئے۔ ہمیں دیکھ بھال کے سماجی کردار کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہئے اور اس میں بنیادی سہولیات کے ساتھ بنیادی سہولتوں کے اہم کردار کو جاگ کرنا چاہئے۔ ہم دوبارہ میونسپلائزیشن کو فروغ دینے کے لئے اپنا کام جاری رکھیں گے۔ ہمیں اس بات کو یقین بانا چاہئے کہ ہمارے ماحفظہ ادارے چوتھے صنعتی انقلاب سے منٹے کے لئے لیس ہوں تاکہ یہ یقینی بنا جائے کہ شہر یوں اور مزدوروں کا ڈیجیٹل بینکنگ اور جی سی ایچ کے تعارف پر کشروع ہے۔

### شعبوں کو مضبوط بنانا

ہم ہیلتھ اور سوچل سروس، لوکل اور ریجنل حکومتوں، تعلیم، میڈیا اور ثقافت اور قومی انتظامیہ کو مضبوط بنانے کے لئے کام کریں گے۔ ہم اپنے ماحفظہ اداروں اور سکیشوروں نیٹ ورکس کے ساتھ مل کر سکیشور پلان تیار کریں گے جو ان کی ترجیحات کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہم موجودہ معابر کی تحریکی اور ان کا جائزہ لیں گے اور اس بات کو یقینی بنا کیں گے کہ وہ جو حقوق فراہم کرتے ہیں وہ نافذ ہیں۔ ہم ان شعبوں کو ہماری برادریوں اور ہماری جمہوریتیوں میں جمہوری اور امتیازی سلوک مخالف اقدار کو فروغ دینے میں ان کے کردار کو فروغ دیں گے۔

### کیسری انجمنی نظام

کوڈیٹ نے اس بات کو جاگ کر کیا ہے کہ موجودہ دباؤ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک بہتر کیسری انجمنی نظام کی ضرورت ہے۔ سب کے لئے امن اور خوشحالی کے اجتماعی و ذہن پر قائم کیسری انجمنی نظام کا پوریست اور جیو لوچنسل مفادات اور نہیں ہی امیر ممالک کے مفادات سے خراب نہیں ہونا چاہئے۔ میں الاقوامی مالیاتی اداروں کی معاشی پالیسیوں کو انسانی ترقی اور ماحول کے تحفظ کیلئے ہونا چاہئے نہ کہ دوسری طرف ہمیں جمہوریت اور آزادی کا مطالبہ کرنے والا درمیانی راستے طے کرنا چاہئے تاکہ ہم ایک بہتر کیسری انجمنی نظام تشکیل دینے میں کامیابی حاصل کریں۔

### آئی ایل او (IAO) نرنسگ کا نفرنس

انٹرنشنل لیبر آر گنائزیشن نے ”بدلتی معيشت میں کیسر ور کرز کے لئے باوقار کام“ کے عنوان کے حوالے سے سروے کیا۔ اس سروے میں نرنسگ پرنس کوشن (C.149) 1977 اور نرنسگ پرنس تجویز (No.157) 1977 کا جائزہ لیا گیا۔ اس سروے میں ہر قسم کی نرنسگ اور کیسر جن میں شامل نرنسگ ادارے، عمر سیدہ اور معذور افراد کی کیسر، ہوم کیسر اور کیمیوٹی کیسر سروے کو کر کیا گیا۔ آئی ایل او کا جزل سروے، نرسوں اور دیگر ہیلتھ ور کرز کو مناسب کام، ٹریڈ یونین کے حقوق کے حصول میں حائل رکاوٹوں اور

## جنسی ہر اسگی اور تشدد سے نمٹنے کے لئے ٹول کٹ متعارف

یو۔ این۔ ایجنٹی انٹریشنل لیبر آر گانائزیشن 1919 سے تمام مردوں اور عورتوں کیلئے لیبر معیارات کو سیٹ کرنے، پالیسیز کو بنانا اور ترتیب کردہ پروگرام کو پر و موت کرنے کیلئے 187 ممبر ملکوں کی حکومتوں، ملازمت دینے والوں اور کام کرنے والوں کا کشا کرتا ہے۔ انٹریشنل آر گانائزیشن (آئی ایل او) کا بینا وی مقصد کام پر حقوق کو فروع دینا، روزگار کے مناسب موقع کی حوصلہ افزائی کرنا، معاشرتی تحفظ میں اضافہ کرنا اور کام سے متعلق مسائل پر بات چیت کو مستحکم کرنا ہے۔ کام پر، عوامی جگہوں پر، سڑکوں پر جنسی ہر اسگی اور تشدد پاکستان سمیت دنیا بھر کی عورتوں کیلئے ایک بہت براہمنک ہے۔

کام کی جگہوں پر ناپسندیدہ جنسی ترقی، جنسی نوعیت کا زبانی یا جسمانی طرز عمل، اختیارات کا غلط استعمال، ملازمت کے بد لے میں جنسی حرکات کی پاس داری کا مطالباہ کام کرنے کے ماحول کو دہشت زدہ، ناگوار اور غیر اخلاقی کام کا مرکز بنا رہا ہے۔ جنسی ہر اسگی اور تشدد کی روک تھام کیلئے آئی ایل اونے کنوش 190 کو نیش کا مقصد کام کی دنیا میں ہر قسم کے تشدد اور ہر اسگی کو ختم کرنا ہے۔ کنوش 190 صنعتوں اور مالک کے لوگوں کو روک تھام کے ساتھ تحفظ، تدبیر یا نسخ کے ساتھ عمل درآمد اور رہنمائی کے ساتھ ٹریننگ کے ذریعے اپنے حقوق کو حاصل کرنے اور مستقبل میں کام کی دنیا کو ہر قسم کے تشدد اور ہر اسگی سے پاک کرنے کے موقع فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں آئی ایل اونے کنوش 190 میں کام کی دنیا کو ہر اسگی اور تشدد پاک بنانے کیلئے 25 جون 2021 کو ٹول کٹ متعارف کر دی۔ آئی ایل اونے ہر اسگی اور تشدد پر مبنی اپنی کنوش C190 کو حقیقت کا روپ دینے اور کنوش 190 کی عالمی توثیق کی ہم کے آغاز کیلئے 21 جون سے 25 جون تک ایک 'Global action Week' ترتیب کیا۔ عالمی ہم کا آغاز کرتے ہوئے آئی ایل اونے "ڈائریکٹر جزل" نے پیغام دیا کہ 'کام کا بہتر مستقبل تشدد اور ہر اسگی سے پاک ہے۔' کنوش کی توثیق کے حوالے سے انکا کہنا تھا کہ: "میں تمام ملکوں سے کنوش کی توثیق اور مالکان اور مردوں اور اسکی تخفیفوں کے ساتھ کرس ب کیلئے کام کی زندگی کا ایک باوقار، محفوظ اور خوشنگوار بنانے میں مدد کی درخواست کرتا ہوں۔" کام پر ہر اسگی اور تشدد سے ذمہ، جسمانی، معاشری اور جنسی طور پر تھمان پہنچتا ہے۔ کرونا کی وباء جب سے شروع ہوئی ہے خاص طور پر عورتوں اور کمزور گروپس کے خلاف کام سے متعلق بہت سے ملکوں میں کئی قسم کے تشدد اور ہر اسگی کے واقعات روپٹ ہوئے۔ دباء کے دوران عورتوں اور کمیونٹی ہیلتھ ور کرز پر تشدد اور ہر اسگی کے اثر نے اس کنوش کو بہت اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ یہ ٹول

پیں، اپنی اتحاری کا غلط استعمال کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہاں گھر یا شدہ بھی عام ہے۔ گھر میں انہیں اپنے بھائی، والد، شوہر اور سر ایل والوں کی جانب سے تشدید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں یعنی دباؤ میں کام کرنا پڑتا ہے۔ انکا اپنی آمد فی پر بھی کنش روں نہیں ہوتا ہے۔ ویرے سے آنے کی صورت میں کبھی شوہر طلاق کی دھمکی بھی دیتا ہے۔ انکا مزید کہنا تھا کہ فیلڈ میں لیڈی ہیلتھ ور کرز کو مکیونٹی کی جانب سے ہر اسگی کا سامنا ہوتا ہے۔ راستے میں مرد ہم پر جملے کرتے ہیں۔ ہمارے خلاف افواہیں پھیلاتے ہیں اور کروار کشی بھی کرتے ہیں۔ کئی ور کر شکایت کرتی ہیں کہ جب وہ گھروں کا وزٹ کرتی ہیں تو گھر کے مردوں کا رو یہ خراب ہوتا ہے اور مسلسل ہمیں گھورتے ہیں۔ جب لیڈی ہیلتھ ور کر بچوں کی پیدائش میں وقوع کے فوائد کے بارے میں بتاتی ہے تو مرد شرمندہ کرنے والے سوالات کرتے ہیں۔ اس حوالے سے آل سندھ لیڈی ہیلتھ ور کرز ایڈ ایپلائز یونین کی مرکزی صدر حلیمه لغاری کا کہنا تھا کہ پاکستان میں جنسی ہر اسگی کے خلاف قانون موجود ہے مگر اس پر عملدرآمد کا فقدان ہے۔ یہاں تک کہ ور کر کو اسکے بارے میں علم بھی نہیں ہے۔ خواتین کو اس بارے میں آگئی دینے کی ضرورت ہے۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ور کرز ایڈ ایپلائز یونین کی جزل سیکریٹری شمع گلانی نے اجرت کی ادائیگی میں جنسی تفریق پر تفصیلی بات کی۔ اس حوالے سے جزل سیکریٹری شمع گلانی کا کہنا تھا کہ مستقل سرکاری ملازم ہونے کے باوجود پاکستان کی لیڈی ہیلتھ ور کرز اپی ور کنگ کنڈ یونین سے مطمعن نہیں ہیں۔ ویگر سرکاری ملکوں میں کام کرنے والے مرد ملازم میں کوہروں اسٹرپچر دیا گیا ہے۔ مگر لیڈی ہیلتھ ور کرز سروں اسٹرپچر سے محروم ہیں۔ انکا مزید کہنا تھا کہ 2012 میں ریگولارائزیشن کے وقت لیڈی ہیلتھ ور کو پے اسکیل 5 اور لیڈی ہیلتھ پر ایزر کو پے اسکیل 7 دیا گیا تھا پاکستان سول سروں روپڑ کے تحت ہر 3 سال کے بعد اگلے پے اسکیل میں ترقی ملنی چاہئے مگر ابھی تک ہمیں اگلے پے اسکیل میں اب گرینیزیں کیا گیا ہے۔ جزل سیکریٹری کا مزید کہنا تھا کہ ابھی تک لیڈی ہیلتھ ور کرز ریٹریٹ ہونے پر پشن نہیں دی گئی ہے۔ جبکہ دیگر سرکاری ملکوں میں ریٹریٹ ہو گئی ہیں مگر انہیں ابھی تک پشن نہیں دی گئی ہے۔ جبکہ دیگر سرکاری ملکوں میں جہاں مرد ملازم میں کی تعداد زیادہ ہے انہیں یہ سہولتیں موجود ہیں۔ یونین اس نا انسانی کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے۔ تاکہ ہمیں بھی اپ گرینیز کیا جائے اور پشن اور گریجویٹی کی ادائیگی ہو سکے۔

ساتھ پڑی یو نین کے اضاف اور انکی نمائندگی کرنے والوں کو تریننگ پروگرامز بنا نے کیلئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس 'Facilitator Guide Toolkit' کو مندرجات کیلئے مرتب کیا گیا ہے۔

\* کام کی دنیا میں تشدد، ہر اسکی خاص طور پر جنی ہر اسکی کے بارے میں بات چیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

## لیبرتو نین اور ان پر عملدرآمد پر میٹنگ

15 جولائی 2021 کو جیدر آباد میں ورکر ز ایکو کپشن اینڈ ریسرچ آر گنائزیشن (WERO) کے تعاون سے آل سندھ لیڈری ہیلتھ و رکڑائیڈ ایمپلائز یو نین کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں سندھ میں مرجبہ لیبرتو نین اور سندھ سول سرڈش ایکٹ 1973ء کے مندرجات سے متعلق تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں یو نین کی صدر حیمه لغاری، جزل سیکریٹری شمع گانی سمیت یو نین کی 20 ذمہ دار خواتین نے شرکت کی۔

تربیتی پروگرام کے کواؤنٹری پر جنریٹر کے فرائض میرذو لفقار علی نے انجام دیئے جکہ پروگرام کے ریوس پرسن ورثیز ٹریڈ یو نین رہنمای شفیق غوری تھے۔ صدر یو نین حیمه لغاری و جزل سیکریٹری نے لیڈری ہیلتھ و رکڑی 1994ء سے جاری جدوجہد اور اسکے نتیجہ میں حاصل شدہ فوائد نیز تو نین کی رجسٹر اٹریڈ یو نین سندھ سے قانونی طور پر رجسٹریشن کے حصول کے لئے مراحل و مشکلات بیان کیں۔ میرذو لفقار علی نے اس تربیتی پروگرام کی غرض و غایت اور افادیت شرکاء کے رو برو پیش کی۔ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے شفیق غوری نے کہا کہ گرچہ لیڈری ہیلتھ و رکڑ کو وفا قی و سندھ حکومت سول سرڈش کے دائرہ کار میں شامل کرتی ہے لیکن اس کے باوجود پر عزم مسلسل جدوجہد کے بعد لیڈری ہیلتھ و رکڑ نے اپنی حیثیت کو تسلیم کرواتے ہوئے سندھ ائنسٹریول ریلیزیشن ایکٹ 2015ء کے تحت یو نین کا رجسٹریشن حاصل کر لیا جو ایک تاریخی کامیابی ہے۔ دوسری جانب آپ اپنے چارڑ آف ڈیمانڈ کو سندھ سروٹ ایکٹ 1973ء کے تحت مجاز اتحاری سے وظرفہ مذاکرات کے ذریعے طے کرو سکتی ہیں۔ لہذا آپ کی بھرتی کی تاریخ سے قبل 18 سال کی سروں سیناری اور ٹکنیکل وہنمند و رک پے اسکیل مرجبہ اوقات کار سے زائد ڈیوٹی کا اضافی معاوضہ اور دیگر متعلقہ مسائل و مطالبات کے حل کے لئے نہ صرف مسلسل جدوجہد بلکہ متعلقہ مجاز اتحاری سے باہمی مذاکرات کے لئے ان کی توجہ مبذول کروانا بھی آپ کی جدوجہد کا اہم حصہ ہو گا۔

ٹریڈ یو نین رہنمای شفیق غوری نے کہا کہ آپ کی یہ یو نین ایک بہت بڑا پلیٹ فارم ہے۔

کٹ ٹریڈ یو نین اور ایکٹویٹس (Activist) کیلئے ایک فائدے منداور قیمتی ٹول ثابت ہو گا۔ جس کیلئے وہ اپنی اپنی حکومتوں سے آئی ایل اوکی کنوشن 190 کی تو شیق کرائیں۔ ابھی تک صرف ۶ ممالک کنوشن 190 کی تو شیق کا مکمل اعلان کر چکے ہیں



اس سلسلے میں PSI کی جزوی سیکریٹری "Rosa Pavanlili" نے کنوشن 190 کی تو شیق کی مہم 'Global action Week' میں شرکت کرتے ہوئے کہا: "PSI اس کنوشن اور تجویز کے ذریعے پبلک سیکٹر میں تحفظ مہیا کرنے اور اس کے نفاذ کے طریقے کار میں پبلک سیکٹر کے کام کرنے اور اجرت دینے والوں کی شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔"

## ٹول کرٹ کا تعارف:

'ٹول کرٹ کو دو حصوں میں ایک 'Activity Book' اور دوسری 'Facilitator Guide' کے نام سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اس ٹول کرٹ کا مقصد کام کی جگہ پر یو نین کو ہر اسکی اور تشدد خاص طور پر جنی بنیاد پر ہر اسکی اور تشدد سے نمٹنے کے حل کیلئے ساز و سامان مہیا کرنا اور اس بات کو تینی بنانا کہ تشدد اور ملازمت کا حصہ نہیں ہے۔'

## ایکٹویٹی بک

ایکٹویٹی بک کا مقصد ہماری مدد کیلئے سرگرمیاں فراہم کرنا ہے۔ ایکٹویٹی بک مندرجہ ذیل سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔

\* کام کی دنیا میں ہر اسکی اور تشدد پر بات چیت کرنے کیلئے

courses,meetings,workshops کو پلان اور ڈیزائن کرنا

\* کنوشن کی تو شیق اور 190C میں بیان کے گئے حقوق کے حصول کیلئے مہموں کو آر گنائز اور پلان کرنا

\* سیکھنے کیلئے عملی طریقوں کو استعمال کرنا جو کام اور عمل کی حوصلہ افزائی کریں

## فیسیلیٹیٹر گا نڈ

فیسیلیٹیٹر گا نڈ کا مینوںکل بنیادی طور پر کام کرنے والوں اور تعلیم دینے والوں کے ساتھ

- بلا معاوضہ روشن کے اوقات سے زیادہ وقت کام کو دینا  
 - کام پر لوگوں کا بارویہ سروں ختم ہونے پر پختن کا نہ مانا  
 - اسکیل اگر یہ کام نہ پڑھنا  
 - میں بلاتا

ترمیتی پروگرام کے اختتام پر یو نین کے ذمہ داران کے تربیت کا موقع فراہم کرنے نے  
 پر WERO کے ڈائریکٹر میرزا لفقار علی کا شکر یہاد کیا۔

اس یو نین کو بیرونی ممالک میں بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ یو نین کی ممبر شپ اور تنظیم سازی ایک مستقل عمل ہے۔ جتنے لوگ یو نین کے ساتھ جڑیں گے آپ لوگ اتنے ہی مضبوط ہو گئے۔ یہ یو نین بھی آپ لوگوں نے اپنی طاقت اور ایک ساتھ مل کر جدوجہد کر کے حاصل کی ہے۔ اسی طرح آگے بھی آپ لوگوں کو مل کر ایک طاقت اور ایک آواز ہو کر اپنے حقوق کے حصول اور مسائل کے حل کے لئے جدوجہد کرنا ہو گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مسائل و مطالبات کو شدت سے اجاگر کرنے کے لئے آپ لوگوں کو موثر منصوبہ بنندی کرنا ہو گی۔ انہوں نے مسائل کے حل کے لئے چند تجاذبیں بھی پیش کیں۔ جیسے یو نین کے لیے ہمیں پر اپنے مسائل کو اپر اخراجی تک پہنچائیں۔ سو شل میڈیا کے ذریعے

## امبجوکیشن پروگرام

ورکر ز امبوکیشن اینڈ ریسرچ آر گنائزیشن (دیرو) نے ”پبلک سروں انٹرنشنل“ کے تعاون سے پوچھیں میپنگ کے عنوان سے حیدر آباد کے بھی ہوٹل میں ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا۔ جس میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر ز اینڈ ایکپلائز یو نین کی مرکزی قیادت اور ممبران نے شرکت کی۔

### سرگرمیاں

شرکاء کے تعارف کے بعد ورکر ز امبوکیشن اینڈ ریسرچ آر گنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر لفقار علی نے باقاعدہ نشست کا آغاز کرتے ہوئے حالیہ دنوں میں کی گئی ایکیٹریز کے بارے میں بتایا کہ پچھلے دنوں انڈیا کی کیوٹی ہیلتھ ورکر ز جو کہ آشاور کر ز کے نام سے جانی جاتی ہیں انہوں نے اپنی ریگولائزیشن کے لئے احتجاج کیا۔ پاکستان کی لیڈی ہیلتھ ورکر ز کی جانب سے آشاور کر ز کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔ کوویڈ-19 کی ویکسین کے حوالے سے پاکستان کے ٹرپس و یورپ میں حصہ لیا اور سماجی رابطہ کی ویب سائٹ ٹوٹر پر ٹرپس سے دستبرداری کی حمایت میں ہم چلائی۔ دیرو کے ڈائریکٹر نے کہا کہ اب ہمیں آنے والے مستقبل میں کون سے مسائل حل کرنے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لیڈی ہیلتھ ورکر ز نے اپنے گھر میں ہی ہیلتھ ہاؤس کھولا ہے۔ حکومت جس کا آپ لوگوں کو کوئی لا اؤنس نہیں دیتا اور نہ ہی آپ لوگوں کی کوئی لا اؤنس انشورنس ہوئی۔ لہذا ہمیں ہیلتھ لا اؤنس اور لا اؤنس کا مطالبہ کرنا ہو گا۔ جس کے لئے آنے والے مستقبل میں ہمیں مل کر متحمدوں کام کرنا ہو گا۔ دیرو کے ڈائریکٹر کا مزید کہنا تھا کہ ہمیں اپنے مسائل کے حل کے لئے کن لوگوں سے رابطہ کرنا چاہئے؟ جن کے پاس جا کر اپنے مسائل کو حل کرو سکتے ہیں۔ انہوں نے چارٹ پر دوسوال درج کئے پہلا کہ کوویڈ-19 شروع ہونے سے پہلے اور شروع ہونے کے بعد کن مسائل میں اضافہ ہوا؟ دوسرا کہ ہمیں مسائل کے حل کے لئے کن لوگوں سے رابطہ کرنا چاہئے؟ اور پھر شرکاء سے ان کے جوابات تلاش کرنے کے لئے



اپنے مسائل کو ہائی لائیٹ کریں، یو نین کے پو سڑ ز اور بیزیز سیکریٹریٹ، ڈی. جی اور سرکاری افسران کے دفتر کے باہر لگائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان تجاذبیں کو اپنا کر آپ اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں اور اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔

ورکر ز امبوکیشن اینڈ ریسرچ آر گنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر لفقار علی نے ٹریز ٹریڈ یو نین رہنمای شفیق غوری صاحب کا شکر یہاد کیا اور تریزی پروگرام کے شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس ترمیتی پروگرام کا بنیادی مقصد ہی ہے کہ کن طریقوں سے ہم اپنے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم یہ بات ڈسکس کر چکے ہیں کہ مسائل کے حل اور حقوق کے حصول کے لئے ہمیں کن حکومتی اداروں اور شخصیات سے رابطہ کرنا ہے۔ جیسے ہیلتھ سیکریٹری اور چیف منسٹر، ہیلتھ منسٹر وغیرہ اب ہمیں مل کر اکھٹا ہو کر ان پر دباؤ ڈالنا ہے۔ صرف بات کرنے سے مسائل حل نہیں ہو گئے۔ ہمیں سیکھا ہو کر اپنی آواز بلند کرنی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے راجح طریقوں کو اپنانا ہے اور اپنی یو نین کے ساتھ مل کر اپنی جدوجہد جاری رکھنی ہے۔

دوران پر گرام شرکاء سے گروپ ورک بھی کروایا گیا۔ گروپ ورک کا مقصد مسائل اور ان کے حل کو تلاش کرنا اور مسائل کے حل کے لئے یو نین کو کیا اقدام لینے ہیں۔ گروپ ایکٹیوٹی کے دوران میں کئے گئے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

- بغیر کسی اضافی اجرت کے کوویڈ-19 کی ویکسین کے کام سرانجام دینا۔

طرح ماسک، سینیا نزد رادرستنے کی عدم فراہمی پر لیڈی ہیلتھ ورکر اور اسکے خاندان کی  
جان کو خطرہ رہتا ہے۔

لوگوں نے گھر آنے سے روکا

کوویڈ-19 کی وبا کے دوران لوگوں کا رویہ غیر معمولی نظر آ رہا ہے۔ لوگوں نے لیڈی ہیلتھ ورکر ز کو اپنے گھروں میں آنے سے روکا لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ اونگ مختلف گھروں سے وزٹ کر کے آتی ہیں کیا پتہ آپ کوویڈ پھیلانے کا سبب بنیں لہذا آپ اپنے گھروں رہیں اور حکومت بھی کہتی ہے کہ گھروں میں رہیں تو آپ بھی گھروں میں رہیں کیوں آ رہی ہیں؟

ہم کو نظر انداز کیا جاتا ہے

کوویڈ-19 کی وبا کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکر گھروں میں وزٹ کے لئے جاتی ہے تو ان کیسا تھی غیر مناسب رویہ اختیار کیا جاتا ہے ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے تاکہ وہ گھر آنا ہی چھوڑ دے۔

لاک ڈاؤن

کورونا کی وبا کے سبب شہروں اور علاقوں میں لگے لاک ڈاؤن کی وجہ سے لیڈی ہیلتھ ورکر گھروں میں وزٹ کے لئے آنے اور جانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس وجہ سے کام پر جانے میں دشواری ہو رہی ہے۔

بچوں کو روٹین ویکسین کرنے سے انکار

کوویڈ-19 کی وبا کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کو روٹین ویکسین سے انکار کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ روٹین ویکسین میں بھی کورونا کے جراثیم موجود ہیں یہ ویکسین لگانے سے انکے بچوں کو بیمار ہونے اور ان کی نسل خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

سرکاری سطح پر

لیڈی ہیلتھ ورکر سرکاری سطح پر اپنے مسائل کو حل کروانے کے لئے ذمہ دار افران جن میں شامل ہیلتھ منڈر، ہیلتھ یکریٹری، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (DHO)، تعلقہ آفیسر (THO)، لیڈی ہیلتھ سپر وائز (LHS)، علاقے کے ایم این اے اور ایم پی اے سے رابطہ کرے۔

غیر سرکاری سطح پر

کمیونٹی کے معزز افراد جن کے لیڈی ہیلتھ ورکر کے ساتھ رابطہ رہتے ہیں ان سے بات کریں۔ ان کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ کمیونٹی میں ہمارے ساتھ آ کر لوگوں کے ذہنوں میں کوویڈ-19 اور اسکی ویکسین کے حوالے سے جو غلط افواہیں ہیں ان کو دور کرنے میں ہماری مدد کریں۔ علاقے کے مولوی حضرات جیسے مولانا طارق جیل صاحب نے پولیو کے قطروں کے حوالے سے آگاہی دی اور قطرے بھی پلاۓ اسی

کہا گیا۔

بعد ازاں تمام شرکاء کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ کو ناک دیا کہ اپنے اپنے گروپ ممبران کے ساتھ مل کر دیجئے گئے سوالات کے جوابات تلاش کریں۔ تمام گروپوں نے اپنی اپنی رائے چارٹ پر درج کیں اور پھر دیگر شرکاء کے سامنے اپنی آراء کو پیش کیا۔

تمام گروپوں کی جانب سے آنے والے جوابات

رجسٹریشن میں مشکلات:

ہیلتھ منڈر کے حکم نامہ کے مطابق لیڈی ہیلتھ ورکر روزانہ پانچ سے سات گھر وزٹ



کرے گی۔ گھر میں موجود 18 سال سے زائد عمر کے افراد کا شناختی کارڈ نمبر لے کر 1166 پر بھیج کر ان افراد کو کوویڈ-19 کی ویکسین نیشن کے لئے ریفر کرے گی۔ اس حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں شک پیدا ہو رہا ہے کہ آپ ہمیں مس یو ز کریں گی، ہمارے شناختی کارڈ کا غلط استعمال کریں گی ان جوابات کی وجہ سے لوگ اپنا شناختی کارڈ دینے سے انکار کر رہے ہیں۔

ویکسین کے بارے میں شکوک و شبہات

لوگوں کے ذہنوں میں ویکسین کے حوالے سے بھی شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں جیسے کہ پولیو ویکسین کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ کوویڈ-19 کی ویکسین لگا کر نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں زیادہ تر افراد کا کہنا ہے کہ ویکسین لگا کر دوسال کے بعد مر جائیں گے حکومت ہمیں مارنا چاہتی ہے۔ ان تمام جوابات کے سبب لوگوں میں ویکسین کے بارے میں غلط رائے جنم لے جنم لے رہی ہے۔

سیفٹی کیس کا نہ ہونا

کوویڈ کی وبا کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکر کے مسائل میں سیفٹی کیس کا نہ ہونا ایک بہت بد امیثہ ہے۔ وبا کے دوران بھی لیڈی ہیلتھ ورکر روزانہ 5 سے 7 گھروں میں وزٹ کرتی ہیں۔ ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کا زیادہ افراد کے ساتھ میل جوں ہوتا ہے۔ اسی



# کرونا وائرس

آپ کے حقوق بطور ہیلچور کر

ہیلچور کرز کرونا وائرس سے نبرداز ہونے میں فرنٹ لائن پر ہیں

جب کہ ہمیں نیشن، ذیادہ کام، دباؤ، تھکاوٹ اور بیماری میں جنم ہونے کے خدشات بھی لاحق ہیں۔



## قرنطینہ کی صورت میں پانچواہ چھٹی

ورکرز کرونا وائرس سے متعلقہ قرنطینہ یا بیماری ہونے کی صورت میں پانچواہ کی وصولی میں انتظام نہ ہو



## حفاظتی سامان و آلات

ماسک، گلوو، گلوفر گاوزن، سینیجا نرور صابن اور پانی، کلینٹ پالائز



## ترمیت اور تازہ ترین معلومات

حکومت اور آج کی جانب سے بام کے پارے میں کمل معلومات کی فراہمی کرونا وائرس سے تعلق و رکرز کی شیخچک، عالمی ادارہ ہجت کی جانب کرونا وائرس ترین معلومات سے آگئی



## خطرناک کام سے انکار

اگر محفوظ کام کا ماحول اور حفاظتی ساز و سامان فراہم نہ کیا گیا ہو



## وقتہ اور آرام کے لئے وقت

محفوظ اور موثر اشاف کی تعداد پر اصرار ہفتی دباؤ کا شکار ہیلچور کرونا وائرس کے پھیلاؤ کا سبب ہن کئے ہیں



## حفاظتی طریقہ کار میں متحرک کردار

ورکرز کا پہنچنے کے لئے اقدامات کے حق کا احترام کیا جائے

## اپنی یونین سے بات کریں

کام کی جگہ پر یونین کی موجودگی

اُنکے محفوظ کام کی جگہ ہے

All Sindh Lady Health workers & Employees Union (Regd.)

House # A-2, Ground Floor, Block-4,

Works Co-operative Housing Society Gulistan-e-Jauhar, Karachi 75300 Pakistan

Ph # +92 21 34639163 Cell # +92 313 9230101

Email: weropk14@gmail.com Website: www.wero.org.pk